بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۸ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ہش - ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۲

## اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۳۰ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۳۰ اخاء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے کل بعد نماز عصر "ایوانِ محمود" میں مجلس مرکزیہ کے سبکدوش ہونے والے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو الوداع کہنے اور نئے صدرِ مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے اراکین، بعض بیرونی مجالس کے عہدیداران اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم نور الحق صاحب تنویر نے کی۔ بعدہٗ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں مجلس مرکزیہ کی طرف سے الوداعی ایڈریس پیش کیا جس میں بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ آپ کی سہ سالہ نمایاں اور نہایت قابلِ قدر خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کی خدمت میں خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے جوابی تقریر میں مجلسِ مرکزیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی مجلس اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی توقعات پر پوری نہیں اُتر سکی ہے اور ابھی بہت کچھ کام کرنا باقی ہے اس عرصہ میں کام کرنے کی مجلس کو جو توفیق ملی ہے وہ حضور ایدہ اللہ کی خاص توجہ، رہنمائی اور حضور ہی کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے نتیجہ میں ملی ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ایک نہایت ہی بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جس میں حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے کام کو سراہتے ہوئے ان کی خدمات قبول ہونے اور نئے صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو صحیح رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب جو نہایت بیش قیمت ہدایات اور ارشادات پر مشتمل تھا چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدہٗ حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

● گیمبیا سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج مبلغ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مرزا محمد اقبال صاحب ۲۳/۱۰/۶۹ کو بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ (وکالتِ تبشیر ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# انسان ہر وقت محتاج ہے کہ خدا سے اُس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے

## خدا تعالیٰ کی محبت اُسی کے خوف اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تُو ایسا ہے تُو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اُس سے اُس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو (کیونکہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے) کہ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا، یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفّار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے اُذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے۔ اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۳، صفحہ ۲۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ ہش

[redacted]

# تین گروہ

(۳)

سورہ بقرہ کے آغاز کی سترہ آیات ہیں جن کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تاکید فرمائی ہے کہ ہر احمدی بچہ، جوان بوڑھے اور ہر عورت کو زبانی یاد کر لینی چاہئیں اللہ تعالےٰ نے تین گروہوں کی خصوصیات بیان کر دی ہیں اور ہر ایک گروہ کے پہچاننے کے لئے اشارے فرما دیئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ متذکرہ میں حضور نے مختصراً تینوں گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ گزشتہ اداریہ میں ہم نے پہلے گروہ کے متعلق فرمودہ حضور نقل کیا ہے۔ آج ہم دوسرے گروہ یعنی منکرین کے متعلق حضور کی وضاحت یہاں نقل کرتے ہیں۔

" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایک دوسرا گروہ منکرینِ اسلام کا گروہ ہے۔ اور ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو صداقتِ حقہ کے قبول کرنے اور دلی بشاشت کے ساتھ قربانیاں دینے کی جو قابلیتیں اور قوتیں عطا کی تھیں یہ ان کو کھو بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں روحانی اثر کے قبول کرنے کی صلاحیت بخشی تھی۔ جس سے یہ بہت کچھ سیکھ سکتے تھے لیکن ان کے دل پتھر ہو گئے اور اپنی فطری حالت میں نہیں رہے جو رقت کی اور رجوع کی اور توبہ کی اور عاجزی کی حالت ہے اور چونکہ ان کے دل پتھر ہونے کی وجہ سے اپنی فطری حالت پر نہیں رہے۔ اس لئے فطرتی دینی اعمال بجا لانے کے قابل نہیں رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے دل کی بہت سی دوسری امراض بتائیں اور ان کے علاج بھی بتائے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اندر ایک چیز یہ بھی نظر آتی ہے کہ ہم نے انہیں سننے کے لئے کان دیئے تھے۔ اور سماع سے ہماری مراد یہ تھی کہ جب صوتی لہریں ہوا کے دوش پر ان کے کانوں تک پہنچیں تو پھر آگے ان کے اثرات ذہن پر پڑیں جس سے دل بھی متاثر ہوں کیونکہ قبولِ ہدایت کا ایک بڑا ذریعہ دل ہی ہے۔ انسان جب نیکی کی باتیں غور سے سنتا ہے تو اس کا ذہن تدبّر سے کام لیتے ہوئے ان کے اثرات کو دل کی طرف منتقل کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں دل کے اندر ایک ایسا انقلاب اور ایک ایسا تغیّر رونما ہوتا ہے کہ انسان قبولِ ہدایت کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن انہوں نے اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں کانوں پر مُہر لگا دی ہے کوئی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہی نہیں۔ صوتی لہریں ان کے کانوں سے ٹکراتی اور واپس ہو جاتی ہیں۔ یا ایک کان میں گھستی ہیں اور دوسرے کان سے نکل جاتی ہیں۔ پھر ان کو آنکھیں اس لئے دی تھیں کہ وہ اس دنیا میں خدائے حیّ و قیّوم کے قادرانہ تصرفات کا مشاہدہ کرتے اور اس سے عبرت حاصل کرتے۔ تاریخِ عالم پر نگاہ ڈالتے۔ مختلف آسمانی کتابوں کو غور سے پڑھتے اور پھر فکر و تدبّر سے کام لیتے تو انہیں یہ معلوم ہوتا کہ دنیا میں جب سے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ یہ سلوک رہا ہے کہ جب بھی انہوں نے اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہی۔ اس کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کو قبول کیا۔ اس کی بارگاہ پر گئے اور اس کی راہ میں قربانیوں سے دریغ نہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر کس طرح اپنے انعامات نازل کئے اور انہیں کس طرح اپنے فضلوں کا وارث بنایا۔ مگر جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کی اس آواز پر کان نہ دھرے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کو ٹھکرا دیا اور اس کی قدر نہ کی وہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے غضب کے بھنور میں پھنس کر ہلاکت سے دوچار ہوئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان منکرینِ اسلام کی تو یہ حالت ہے کہ گویا ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ فطرتی لحاظ سے ان کی آنکھوں پر کوئی غلاف نہیں تھا۔ یہ تو انہوں نے خود اپنی آنکھوں پر چڑھا لیا ہے۔ ان کی حالت اس گھوڑے یا گدھے کی مانند ہے جس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ چلتے وقت کسی چیز کے خوف سے ڈر نہ جائے۔ پس انہوں نے بھی اس خوف سے کہ کہیں روحانیت کی کوئی جھلک ان کی آنکھوں پر نہ پڑ جائے (جو دنیوی عارضی مسرتوں سے ان کو دُور لے جائے) اپنی آنکھوں پر غلاف چڑھا لئے ہیں جس کی وجہ سے یہ حسن و احسان کے روحانی جلوے دیکھنے سے قاصر ہیں۔

بہرحال سورہ بقرہ کی ان ابتدائی سترہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے منکرین کا ذکر کر کے ان کی جسمانی کیفیات اور ان کے روحانی امراض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سامانِ عبرت مہیّا فرمایا۔ پھر ان کو جھنجھوڑ کر یہ انتباہ فرمایا کہ اگر تمہاری حالت یہی رہی تو تم حق کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ تم قبولِ حق کی توفیق صرف اسی صورت میں پا سکتے ہو کہ تمہاری روحانی اور اخلاقی کیفیت یہ نہ ہو کہ ہمارے اس عظیم رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ڈرانا یا نہ ڈرانا تمہارے لئے برابر ہو۔ چاہیئے کہ اس کا ڈرانا تمہارے دلوں پر اثر انداز ہو جب تک تمہارے اندر یہ تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ جب تک وہ مہریں جو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے قلوب اور اپنے کانوں پر لگا لی ہیں ان کو تم توڑ نہ دو۔ اور ہم نے آسمانی موثرات کو قبول کر لینے کے لئے تمہارے دل میں جو کھڑکیاں بنا رکھی ہیں ان کو تم کھول نہ دو۔ جب تک تم ان غلافوں اور ان پردوں کو جنہیں تم نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا ہے جو اللہ تعالےٰ کے نور سے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے نور کے جلووں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے خود ہی تم نے اپنی آنکھوں پر پٹی کے طور پر باندھ رکھے ہیں تم ان کو ہٹا نہ دو اس وقت تک تمہاری یہ حالت مبدل بہ اسلام نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالےٰ کی توجہ کو تم حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جب تک اپنی یہ حالت نہیں بدلتے خدا تعالےٰ سے دُور و مہجور رہو گے۔ دنیا کی جھوٹی اور عارضی لذّت سے تم لطف اندوز تو ہو سکتے ہو لیکن اگر تمہاری یہی حالت رہے تو تم اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے پیار کی حقیقی اور سچی لذّت اور ابدی سرور کو کبھی حاصل نہیں کر سکتے پس جب تک منکرینِ دین کی حالت نہیں بدلتی اس وقت تک قرآنِ کریم کی تعلیم یا حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء صہ ۴، ۵)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے

# حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم رسول اللہ اور صلیب

## نامور عالم اور محقق نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب کا ایک اہم مضمون

اور وہ عورتیں بھی جو صلیب کے وقت دور کھڑی دیکھتی تھیں۔ اس وقت پاس سے حضرت عیسےٰ کی لاش کا موقعہ خوب دیکھ گئیں۔ (لوقا $\frac{۲۳}{۵۵}$) اور اب سب لوگ چلے گئے۔ نہ وہ دشمن خونخوار یہودی رہے اور نہ وہ رومیوں کا گارد رہا۔ کیونکہ یہ تو ہفتے کے دن یہود کو سوجھی کہ مبادا ان کی لاش کو ان کے شاگرد چرا لے جاویں۔ تب انہوں نے پلاطس سے ایک گارد مانگا کہ وہ پہرہ دے۔ اس نے کہا کہ تمہارے پاس سپاہی ہیں ان کو بھیجو۔ اب دوسرے روز وہ اتوار پہرہ بٹھا سکنے لگے (متی $\frac{۲۷}{۶۲}$ ، $\frac{۲۸}{۶۶}$)

(۱۳) اتوار کو صبح کے وقت وہی عورتیں قبر پر آئیں اور پتھر کو ہٹا ہوا دیکھا اور حضرت عیسےٰ کو وہاں نہ پایا۔ اور اسی وقت ایک یا دو شخص جو حاکم کے فرستادہ یعنی فوج کے پیادے تھے (انجیل کے ترجموں میں ان کو فرشتہ بنا لیا ہے) انہوں نے کہا کہ تم زندے کو مُردوں میں ڈھونڈتے ہو۔ اب یہاں پر بہت سی مختلف روایتیں ہیں۔ جو متی باب ۲۸ مرقس باب ۱۶ لوقا باب ۲۴ یوحنا باب ۲۰ میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان عورتوں نے پطرس اور یوحنا اور حواریوں کو خبر کی اور مشہور ہو گیا کہ وہ جی اٹھے۔

(۱۴) واقعہ صلیب کے بعد تین دفعہ حضرت عیسےٰ زندہ مگر مجروح اپنے حواریوں کو نظر آئے۔ جن کی تفصیل یوحنا کی انجیل کے بیسویں اور اکیسویں باب میں ہے۔ مگر مجدلینی کو حضرت عیسےٰ کا نظر آنا غلط ہے۔ اس عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں۔ وہ شدت سے ضعیف العقل تھی اس کو سات جن چلٹے ہوئے تھے (لوقا ۲/۸ یونانی) زبان میں اس محاورے سے مراد یہ ہے کہ مجنون تھی اور خود اس کو شبہ تھا بلکہ اس نے اس شخص کو باغ کا چوکیدار سمجھا اور درحقیقت ایسا ہی تھا مگر اس کے ذہن میں اور خیال میں حضرت عیسےٰ بسے ہوئے تھے اس نے بعد میں یقین کر لیا کہ وہ حضرت عیسےٰ ہی تھے۔

(۱۵) اسی زمانے میں حضرت عیسےٰ کی موت کی نسبت بہت سے شبہے پیدا ہو گئے تھے۔ پلاطس نے جب اس سے دفن کی اجازت لی گئی۔ تو تعجب کیا اور اپنے صوبہ دار سے جو صلیب کے اہتمام میں تھا پوچھا کہ کیا وہ مر گئے۔ (مرقس $\frac{۱۵}{۴۴}$، $\frac{۴۵}{}$)

اور بعد میں عیسائیوں کو خود یہ بات کھٹکتی تھی کہ ایسی جلدی مر جانا بالکل خلاف عادت تھا۔ صلیب پر آدمی چار چار روز تک نہیں مرتے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عیسےٰ کے جلدی مر جانے کو بھی ایک معجزہ قرار دیا۔ اور جی اٹھنے کو بھی معجزہ قرار دیا۔ اور مجھول (غالباً جو تیسری صدی عیسوی کے شائع ہوئے تھے) نقیہ انجیل متی پر تو ان کی موت کا ایک معجزہ قرار دیا ہے۔ کئی شاید اس قسم کی معلوم ہوئی ہیں کہ اشخاص مصلوب کو موقعہ سے اتار کے مدتِ بعد ان سے معالجہ کیا اور وہ زندہ رہے

چنانچہ ہیروڈوٹس مورخ رومی اپنی کتاب تاریخ باب ۷ ۱۹۴ میں لکھتا ہے کہ سنڈوکیس جو کہ صوبہ ایولیس کے شہر کیمی پر حاکم تھا۔ جبکہ وہ بادشاہی قاضیوں میں سے ایک قاضی تھا تو اس کو دارا بادشاہ نے رشوت ستانی کے جرم میں مصلوب کر دیا تھا مگر دارا کو ایسے کہ وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا دارا کو خیال آیا کہ سنڈوکیس کی عمدہ خدمتیں بہ نسبت اس امر کے جرم کے زیادہ ہیں۔ اور کہا کہ میں نے جلدی میں حکم دے دیا۔ اور اسی وقت حکم دیا کہ اس کو صلیب سے اتار کے رہا کر دو۔ پس سنڈوکیس اس طرح دارا کے ہاتھ سے موت سے بچ رہا۔ اور یوسیفس یہودی مورخ نے جو پہلی صدی عیسوی میں تھا اپنی سوانح عمری کی دفعہ ۷۵ میں لکھا ہے کہ

"مجھے بادشاہ طیطوس قیصر
نے ہزار سوار دے کر خریالیوس
کے ساتھ موضع تقوا آگے دیکھنے
کو بھیجا کہ وہ جگہ فوج کے
قیام کے لئے مناسب ہے یا
نہیں۔ جب میں پلٹ کے آیا تو
دیکھا کہ بہت سے قیدی مصلوب
ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے
تین آدمی میرے پہلے ملاقاتی
نکلے۔ اس بات سے میں بہت
رنجیدہ ہوا۔ اور آب دیدہ ہو کر
بادشاہ کے پاس جا کر عرض معروض
کی بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ وہ
اتار لئے جائیں اور ان کا
معالجہ کیا جائے تاکہ وہ جی بچیں
ان میں سے دو آدمی طبیبوں کے
زیرِ معالجہ مر گئے۔ مگر تیسرا شخص
بچ رہا"

بڑے سے بڑا قرینہ ان کی یقینی موت کا یہی ہو سکتا ہے کہ یہود جو شدت سے دشمن تھے۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے کیا وہ کیونکر بغیر قطعی اور یقینی قتل کے باز آئے ہوں گے۔ یا انہوں نے کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہو گا۔ مگر معلوم ہے کہ یہود کو اس دن بہت تردد تھا۔ وہ ان کے ہاں روزِ عید فصح تھا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد سبت شروع ہونے کو تھا۔ اور ان کو خود اس دن کسی فعل کے مباشر ہونے کی ممانعت تھی۔ وہ تو مقام صلیب گاہ پر بھی حاضر نہ تھے۔ کیونکہ وہ اس مذہبی ممانعت سے کہ عید فصح کے دن کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔ (کتاب خروج $\frac{۱۲}{۱۶}$ لیویان $\frac{۲۳}{۸۰۷}$) وہ لوگ پلاطس کے ایوان عدالت میں بھی داخل نہیں ہوتے تھے۔ اور عید کے باعث سے قربانیوں اور فطیری روٹیوں کی فکر میں تھے۔

پس وہ تو ان شغلوں اور مذہبی اندیشوں اور شرعی ممانعتوں کی وجہ سے اس میں کچھ اہتمام نہ کر سکے۔

(۱۶) کئی بالکل قدیم فرقے عیسائی مذہب کے اس بات کے معتقد تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ قتل نہیں ہوئے۔ باسلیدیان اور سرنتھیان اور کورپوکریتیان وغیرہ عیسائی قدیم فرقے کہتے تھے کہ حضرت عیسےٰ کی جگہ شمعون قرینی صلیب دیا گیا۔ اور فرطیس نے (بطریق قسطنطنیہ نویں صدی) لکھا ہے۔ کہ کتاب سیر الحوارئین جس میں پطرس، یوحنا، اندریو، طامس اور پولوس کے حالات لکھے ہیں۔ لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ مصلوب نہیں ہوئے بلکہ ان کی جگہ کوئی اور مصلوب ہوا۔ اور برناباس کی انجیل میں لکھا ہے۔ کہ یہودا اسکریوطی ان کی جگہ مصلوب ہوا۔ اور یہود کو یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے یقیناً سنگسار کر کے مصلوب کر دیا۔ مگر ان سب کے خیالات درست نہیں تھے اور قرآن نے ان کی تکذیب کی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ
لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ
بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ

(۱۷) پس جبکہ ایک طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہوئی۔ اور دوسری طرف ان کی لاش کا قبر سے بہت جلد غائب ہو جانا ثابت ہے۔ تو اب کوئی اور احتمال نہیں ہو سکتا مگر یہی کہ وہ قبر میں زندہ رکھے گئے۔ اور زندہ بچے گئے۔ ظن غالب ہے کہ اسی یوسف اور نقیدیموس نے اس باب میں کوشش کی ہوگی کیونکہ ان لوگوں کو یہ بات خوب ظاہر تھی کہ حضرت عیسےٰ پر موت طاری نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایسی موت بالکل خلاف عادت تھی۔ انہوں نے اپنی رسم کے موافق حضرت عیسےٰ کو نہلایا بھی نہ تھا۔ حالانکہ رومیوں، یہودیوں اور مصریوں میں مُردے کو نہلانے کی رسم عام تھی۔ اور وہ جانتے تھے کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔ اور یہ کہ ان کو نکال لانے میں ایک معصوم نبی اور اولوالعزم رسول کی جان بچانی ہے۔ اور وہ دونوں اس میں کامیاب ہوئے وَعَلَى اللّٰهِ اَجْرُهُمْ

(۱۸) قرآن میں حضرت عیسےٰ کے مصلوب ہونے کے باب میں جو مضمون ہے اس کو اکثر عیسائیوں نے یہ سمجھا کہ وہ انہیں فرقوں سے لیا گیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کی جگہ کوئی دوسرا آدمی مصلوب ہوا۔ اور وہ الزام لگاتے ہیں کہ قرآن حقائق واقعی یعنی تاریخی واقعات کے خلاف ہے۔ مگر یہ اعتراض بے جا ہے۔ قرآن خود بتلاتا ہے۔ کہ لوگ اس باب میں مختلف ہیں۔ یعنی کوئی کہتا ہے کہ حضرت عیسےٰ صلیب پر مرے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ ان کی جگہ دوسرا آدمی مارا گیا پھر کوئی کہتا ہے کہ وہ شخص یوسف تھا اور کوئی کہتا ہے کہ یہودا تھا۔ ان سب کی نسبت قرآن کہتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ
لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ

پس قرآن نے تاریخی واقعات کو بھی ثابت رکھا اور سچی حقیقت بھی بیان کر دی۔

(۱۹) اب ہم ان مقدمات کے بعد قرآن کی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں۔

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

دو طرح سے آدمیوں کو مار ڈالنے کا دستور تھا۔ ایک صلیب پر لٹکا رہنے دینے سے۔

یہ سنگین جرائم کے مرتکبوں اور غلاموں کو دی جاتی تھی جو تین چار روز صلیب پر لٹکے ہوئے، بھوک پیاس کی شدت اور زخموں کے درد اور دھوپ کی تپش اور دوران خون کی سوءِ مزاجی سے مرجاتے تھے۔ اور دوسری قسم دفعۃً جان سے مار ڈالنے کی تھی اور وہ دو طرح سے تھی

۱۔ سنگسار کرنا

۲۔ تلوار سے قتل کرنا

اس لئے قرآن مجید میں دونوں قسموں کی موت سے انکار ہوا ہے۔ کہ نہ تو حضرت عیسےٰ کو پتھراؤ کرکے یا تلوار سے مارا۔ اور نہ صلیب پر چڑھا کے مارا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہود کا اب بیان ہے کہ پہلے حضرت عیسےٰ سنگسار کئے گئے۔ چنانچہ یہود کی کتاب مشنا اور تالمود یروشلم اور تالمود بابیل سنہدریم کے بیان میں ایسا ہی لکھا ہے (دیکھو ارنسٹ رینان کا تذکرہ مسیح باب ۲۵ صفحہ ۲۶۴) اور عیسائیوں کا بیان ہے کہ وہ صلیب پر مارے گئے۔ اس لئے قرآن میں ان دونوں باتوں پر اشارہ ہے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ یعنی نہ قتل بذریعہ سنگساری ہوا۔ اور نہ قتل بذریعہ صلیب ہوا۔ نہ یہ کہ وہ مطلق صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ کیونکہ مطلق صلیب کی نفی کچھ مفید نہیں ہے کیونکہ صلیب پر ہاتھوں میں میخ ٹھونکنے اور پیر باندھ دینا اور پھر تین گھنٹے بعد اتار لینا مار ڈالنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ تصلیب کی نفی سے صلیبی موت مراد ہے۔

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

مگر صورت بنادی گئی ان کے لئے۔ یعنی موت کی صورت بنادی گئی۔ اور اس طور کہ حضرت عیسےٰ ان لوگوں کو جو صلیب کا اہتمام کر رہے تھے، مردہ نظر آئے۔ کیونکہ وہ تمام شب کے جاگنے اور صدمات کی برداشت اور میخوں کی اذیت سے غشی یا بے ہوشی میں آگئے تھے۔ اس سے انہوں نے سمجھا کہ یہ مرگئے۔ مگر چونکہ اس وقت موسم اچھا تھا۔ یعنی ابر چھا رہا تھا (متی $\frac{۴۵}{۲۷}$ مارق $\frac{۱۰}{۱۲}$ لوق $\frac{۲۳}{۴۴}$) دھوپ کی تکلیف نہ تھی اور پھر وہ جلدی ہی اتار لئے گئے۔ اس وجہ سے زیادہ صدمہ نہیں پہنچا۔

۲۔ حشویہ اور عامہ مفسرین نے اس جملے کی تفسیر میں یہ معنی لگائے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کی صورت ایک اور شخص پر القا کی گئی۔ یہ محض ایک سفسطہ ہے۔ ورنہ ہم اپنے مخاطبوں یا مخالفوں کو ایسا ہی سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہم ان میں ایک شخص مخصوص کو دیکھیں۔ اور وہ دراصل وہ نہ ہو۔ بلکہ کسی اور کی صورت اس پر القا ہوئی ہو۔ اور اس سے تو معاملات پر سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ اور نکاح و طلاق اور ملک پر وثوق نہیں رہتا۔ اگر ہم شُبِّہ کو مسیح کی طرف مسند کرتے ہیں جیسا کہ عامہ مفسرین کرتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ وہ مشبہ بہ ہیں۔ نہ کہ مشبہ۔ اور اگر اس خیالی اور غیر واقعی شخص کی طرف جو مقتول ہوا، بتلاتے ہیں، مسند کرتے ہیں تو اس کا کچھ ذکر قرآن میں نہیں ہے۔

(۲۲) وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا

فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا

اتِّبَاعَ الظَّنِّ

اور جو لوگ اس میں یعنی ان کی صلیبی موت کی نسبت کئی باتیں نکالتے ہیں، وہ اس جگہ شبہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اور کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل پر چلیں۔

ہم نے دفعہ ۱۶ میں بیان کیا ہے کہ یہ اختلاف کیا تھا۔ یعنی ایک تو یہود کا قول کہ ہم نے قتل کیا۔ دوسرے عام عیسائیوں کا عقیدہ کہ وہ قتل ہوئے تیسرے فرقہ باسالیدیان اور سرن تھیان کا قول کہ ان کی جگہ یوسف شمعون قتل ہوئے تھے۔ چوتھے برناس کا قول کہ ان کی جگہ یہودا اسکریوطی قتل ہوا۔ ان سب کو قرآن نے فرمایا ہے کہ اٹکل پر چلتے ہیں۔ اس میں سے کسی بات کا ان کو قطعی علم نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح کا صلیب پر نہ مرنا تو ہم نے مقدمات ۷۔۸۔۹ میں ثابت کیا ہے اور کسی اور کا ان کی جگہ مصلوب ہوجانا ایک بے ثبوت بات ہے اور قرائن اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ شمعون قرینی بعد میں عرصہ تک زندہ رہا۔ اور عیسائیوں کی جماعت میں شامل اور شریک رہا۔ اور یہودا اسکریوطی کا حال بھی معلوم ہے کہ وہ بعد میں مرگیا۔

(۲۳) وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

اور اس کو اچھی طرح سے قتل نہیں۔ یعنی جیسا قتل کرنے کا حق تھا ویسا قتل نہیں کیا۔ یا یقیناً قتل نہیں کیا۔ اور کیونکر وہ یقیناً قتل ہوسکتے تھے، حالانکہ وہ صرف تخمیناً تین گھنٹے صلیب پر رہے۔ اور وہ موت کے لئے کافی نہیں ہے۔

(۲۴) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ خدا کی طرف جانا یا اٹھالیا جانا ایسا ہی ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔

اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ (صٰفّٰت ۹۹)

اور مہاجروں کی نسبت کہ

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ (نساء ۱۰۱)

یہ بات تعظیم و تشریف و تفخیم کے طور پر کہی جاتی ہے۔ نہ یہ کہ وہ درحقیقت آسمان کی طرف بادلوں میں اڑتے ہوئے نظر آئے۔ اور کسی آسمان پر جا بیٹھے۔ ان باتوں کی ہمارے ہاں کوئی اصل نہیں ہے۔ بعد میں حضرت عیسےٰ یقیناً مرگئے۔ جس کی خبر قرآن مجید میں دوسری جگہ دی گئی ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ

(آل عمران ۵۶)

جس کی تفسیر میں مفسرین نے بہت کچھ پس و پیش کیا ہے۔ بلکہ اس کو بالکل الٹ دیا ہے۔ وہ یوں پڑھتے ہیں۔

رَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُتَوَفِّيْكَ

مگر اصل قرآن کی تو یہ عبارت نہیں ہے۔ اگر مفسرین نے کوئی قرآن بنایا ہو۔ تو اس میں ہوگی۔

پھر دوسری جگہ اور بھی صاف ہے

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ

اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ

(مائدہ ۱۱۸)

کہ حضرت عیسیٰ جناب باری سے عرض کریں گے کہ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تب تو ان پر نگہبان رہا۔ ان دونوں آیتوں میں وفات کا ذکر ہے۔ اور یہ موت کی دلیل ہے

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ

مَوْتِهَا۔ (زمر ۴۳)

پس ان کی وفات کی خبر بہت صاف ہے مگر یہ بات کہ وہ کب مرے اور کہاں مرے معلوم نہیں۔ جیسے کہ حضرت مریم کا حال پھر کچھ نہ معلوم ہوا۔ حالانکہ حضرت عیسےٰ نے ان کو یوحنا حواری کے سپرد کیا تھا۔ اور یوحنا حواری صاحب تصنیف بھی تھے۔ پھر بھی کچھ حال ان کا نہیں لکھا اور حضرت مسیح تو دشمنوں سے پوشیدہ دور کے دیہات میں چلے گئے تھے۔

(انتخاب مضامین تہذیب الاخلاق جلد سوم صفحہ ۲۱۱ تا ۲۲۲ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہجرت اور مقام وفات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے قوی شواہد کی بناء پر یہ ثابت فرمایا کہ وہ صلیب سے زندہ اترے۔ اور پھر ہجرت کرکے کشمیر میں پہنچے اور وہیں وفات پائی۔ اور سرینگر کے محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔ جدید ترین تحقیق کے مطابق حضرت مریم نے بھی ان کے ساتھ ہی ہجرت کی تھی۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" نیز "حضرت مسیح مشرق میں" اور "حضرت مریم کا سفر کشمیر" مولفہ مولوی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری۔ نیز "ایک نئی انجیل کا انکشاف" از شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

(مرسلہ۔ مبارک محمود پانی پتی)

## ناصرات الاحمدیہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

—— حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ——

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناصرات الاحمدیہ سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ ہر بچی جو ناصرات کی ممبر ہے۔ وہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات جلسہ سالانہ سے قبل حفظ کرے۔ اس لئے ہر لجنہ کی ذمہ دار عہدہ داران اور سیکرٹریان ناصرات اس بات کو نوٹ کرلیں کہ فوری طور پر بچیوں کو یہ آیات یاد کروانے کا انتظام کروایا جائے۔ اور ۲۴ دسمبر تک لجنہ مرکزیہ کو یہ رپورٹ مل جانی چاہیئے کہ آپ کے ہاں ناصرات کی تعداد کیا ہے۔ اور کتنی ناصرات نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرلی ہیں۔

## اب "وقفِ جدید" کی طرف توجہ کرنے کا وقت ہے،

احباب اور جماعتوں کے عہدیدار جانتے ہیں کہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہوجاتا ہے۔ سال کے ختم ہونے میں اب صرف ۲ ماہ باقی ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان مال اور وقف جدید انتہائی کوشش کرکے احباب کے وعدہ جات اس مدت کے اندر وصول کرکے فوری طور پر وقفِ جدید کے حساب میں جمع کرائیں

وقفِ جدید کے چندے کی رقم خواہ وہ کتنی قلیل ہو فوری طور پر وقف جدید کے حساب میں جمع کرانی ضروری ہے۔ اس لئے محاسب صاحبان اور عہدہ داران اصحاب تکلیف فرماکر بھی اس چندے کی رقم فوری طور پر جمع کرائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

# زیورات جمع کرنیوالوں کو قرآن کریم کا انتباہ

(مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد مربی سلسلہ احمدیہ)

اقتصادیات کے ماہرین اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ زیورات تقسیم دولت میں بہت بڑی روک ہیں۔ سونا چاندی اس دور کی خاص دولت ہے جس کے پاس یہ دولت ہوتی ہے وہ لوگوں کی نظر میں امیر آدمی بن جاتا ہے۔ پھر اس کی یہ حرص اس حد تک ترقی کر جاتی ہے کہ وہ ملک و قوم کی بے شمار دولت جائز و ناجائز ذرائع سے اپنے گھر میں بصورت زیورات جمع کر چھوڑتا ہے معاشرہ انسانی میں زیورات نہ بنوانے کا مرض اس طرح دماغوں میں گھر کر چکا ہے کہ اچھے خاصے سمجھدار لوگ بھی اسے اپنے گھروں کی زینت سمجھتے ہیں۔

بینکاری نظام سے قبل عوام اپنی دولت محفوظ کرنے کی خاطر زیورات بنوایا کرتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں جب کہ بینک اور خزانے ملک کے گوشہ گوشہ میں قائم ہو چکے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ زیورات کی طرف شدید رغبت دکھی جائے۔

## اکتنازِ دولت کے خلاف اسلامی تعلیم

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ یَّوْمَ یُحْمٰی
عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ
هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ
فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ

(سورۃ توبہ)

ترجمہ۔ وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے اے رسول تو ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور انہیں کہا جائیگا کہ یہ وہ خزانہ ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے اب ان کے مزہ کو چکھو۔

## زیورات بنوانے کی ممانعت

حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس قرآنی ہدایت کے پیش نظر تحریک جدید کے پہلے دور میں جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے زیورات کا بنوانا ممنوع قرار دیا تھا۔ اسی طرح پرانے زیورات تڑوا کر نئے بنوانے کی بھی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ اس میں سونے چاندی کے نقصانات کے علاوہ زائد روپیہ خرچ ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام روپیہ جمع کرنے سے نہیں روکتا البتہ اس طرح جمع کرنے سے منع کرتا ہے کہ اس کی گردش کلی طور پر رک جائے۔ کیونکہ اسکے نتیجہ میں ملکی معیشت کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

## حضرت المصلح الموعود کا ارشاد

حضور نے فرمایا:۔

روپیہ جمع کرنا منع نہیں ہے بلکہ ایسا روپیہ جمع کرنا منع ہے جو دنیا کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ ایک شخص کے پاس اگر دس لاکھ روپیہ ہو اور وہ تجارت پر لگا ہوا ہے تو پانچ دس سو لوگ ایسے ہونگے جو اسی روپیہ سے فائدہ اٹھا رہے ہوں گے پس بڑے تاجر کا روپیہ یا بڑے زمیندار کا روپیہ بند نہیں کہلا سکتا۔ مثلاً ایک زمیندار کے پاس اگر دو چار سو ایکڑ زمین ہے تو چونکہ وہ اکیلا اس زمین میں ہل نہیں چلا سکے گا اس لئے لازماً وہ اور لوگوں کو نوکر رکھے گا اور اس طرح بارہ تیرہ آدمی بلکہ بشمولیت بیوی بچوں کے پچاس ساٹھ آدمی ایسے ہوں گے جن کا اس کی زمین سے گزارہ چلے گا اور تمام قوم کو فائدہ پہنچے گا لیکن اگر وہ دو سو دو سو ایکڑ زمین کی بجائے اپنے روپیہ کا سونا خرید کر گھر میں رکھ لیتا ہے تو کسی ایک شخص کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ تو اپنے روپیہ کو ایسے استعمال میں نہ لانا جس کا دنیا کو فائدہ نہ پہنچے اسلام سخت ناپسند کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو ہی قیامت کے دن سزا دینے کا خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

## خوشی کے مواقع پر زیورات استعمال کرنے کی اجازت

زیورات رکھنے کے متعلق قرآن مجید نے عورتوں کی فطری خواہش کو تسلیم کیا ہے فرمایا ہے "یُنَشَّاُ فِی الْحِلْیَةِ" کہ وہ زیورات کو پسند کرتی ہیں اسلام نے عورتوں کی اس خواہش کے پیش نظر کسی حد تک انہیں سونے چاندی کے زیورات پہننے کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

عورت کی اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور پسند کرتی ہے ...... اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے ...... اسلئے میں نے یہ اجازت دی ہے کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر کچھ زیور بنوا لیا جائے۔ لیکن اسکے بعد کسی نئے زیور کے بنوانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی سوائے خاص حالات اور اجازت کے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ٹوٹے پھوٹے زیور کی مرمت کرا لی جائے کیونکہ زیورات ملک کی تجارت اور زراعت اور صنعت و حرفت کی ترقی میں سخت روک ہیں اور اس طرح ملک کا کروڑوں روپیہ بغیر کسی فائدہ کے بند پڑا رہتا ہے اور کسی قومی یا ملکی فائدہ کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار روپیہ کا زیور بھی رکھ لیتی ہے تو کسی کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے اور بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک و قوم کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۹ء)

## ایک سوال اور اس کا جواب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی وقت ہمیں روپیہ کی فوری ضرورت پڑ جائے اور ہمارے پاس فاضل زیورات بھی نہ ہوں تو ہم اس ضرورت کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ملک میں ہر جگہ بینکاری کا نظام قائم ہو چکا ہے جس قدر چاہیں ہم اپنا روپیہ پس انداز کر کے اپنی ضروریات پر قابو پا سکتے ہیں۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے بھی امانت فنڈ قائم ہیں تاکہ ہم اپنا پس انداز شدہ روپیہ اس میں جمع کر کے جہاں اپنی ضروریات کو پورا کریں وہاں ہم اپنے لئے ثواب دارین کے سامان بھی پیدا کر لیں۔

موجودہ دور میں زیورات بنوا کر اپنے گھروں میں رکھنا جہاں قومی نقصان ہے وہاں اپنے آپ کو نقصان میں ڈالنے کے مترادف بھی ہے۔ کیونکہ زیور رکھنے والے گھروں کا چور یا ٹھگ طواف کرتے رہتے ہیں اور کسی بھی موقع پر وہ زیور (جو کہ القدر رقم خرچ ہونے کے بعد میسر ہوا) ان کی زد میں آسکتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑی محنت سے اپنی بچی کو کوئی زیور بنا کر پہنا دیتا ہے لیکن اس کا یہ فعل اس بچی کے لئے جان لیوا ثابت ہو جاتا ہے۔

آئے دن اخبارات میں ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں کہ محض زیور پہننے کی خاطر بچوں کو قتل کر دیا گیا اسلئے والدین کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے اس مطالبہ کی طرف متوجہ ہوں اور اپنا عرق ریزی سے کمایا ہوا روپیہ امانت فنڈ میں جمع کرائیں اور دنیا کی دولت کے ساتھ ساتھ دین کی برکات سے بھی مالا مال ہوں۔

## سنت نبوی

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہتے تو دنیا کی دولت و ثروت کے انبوہ اکٹھے کر سکتے تھے مگر آپ نے سونے کی ایک ڈلی کو بھی اپنے پاس نہ رکھا جونہی کوئی زیور آپ کے پاس آتا اسی وقت نادار اور مفلس لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب مدینہ کی ایک پتھریلی زمین پر جا رہا تھا کہ احد پہاڑ سامنے نظر آیا۔ حضور نے فرمایا اے ابوذر! اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہے (بخاری و مسلم، بحوالہ رحمۃ للعالمین)

خلاصہ کلام یہ کہ زیورات کم سے کم بنوائیں اور سادگی کو ملحوظ رکھیں کہ یہی اسلام کا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا تقاضا ہے۔

### درخواست دعا

مکرم کمال الدین حبیب احمد صاحب ابن مکرم مولوی روشن دین صاحب سابق مبلغ افریقہ مورخہ ۱۳ اکتوبر کو تعلیمی حصول کے لئے سیرالیون روانہ ہو رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

# پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

## خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوکر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل زمینداران قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد فراغت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہوکر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بھی صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

---

## اعلان دار القضاء

محترم سیدہ زبیدہ بیگم صاحبہ بیوہ سید محمد آمین صاحب مرحوم ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم سید محمد آمین صاحب مرحوم معلم اصلاح وارشاد بتاریخ ۱۰-۵-۶۹ وفات پا گئے تھے ان کے نام قطعہ ۱۷/۲ رقبہ دس مرلہ واقع دار العلوم غربی ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں ان کو مذکورہ قطعہ اب میرے نام منتقل ہونے پر اعتراض نہیں ہے (۱) سید معین شاہ صاحب (۲) سید محمد فائق شاہ صاحب پسران سید محمد آمین صاحب مرحوم بیۃ المتین صاحبہ دختر مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

---

# تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

## بابت ۱۳۴۸ھش ۱۹۶۹ء

| نمبر شمار | نام جماعت احمدیہ | نام حافظ قرآن |
|---|---|---|
| ۱ | مسجد مبارک ربوہ | حافظ محمد صدیق صاحب |
| ۲ | دار الرحمت غربی ربوہ | حافظ محمد یعقوب صاحب |
| ۳ | " وسطی ربوہ | حافظ محمد یوسف صاحب (الفضل) |
| ۴ | " شرقی۔ ربوہ | حافظ عبد السمیع صاحب |
| ۵ | ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ | حافظ محمد آمین صاحب |
| ۶ | جماعت احمدیہ کوئٹہ | حافظ قاری عاشق محمد صاحب |
| ۷ | جماعت احمدیہ سرگودھا | ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب |
| ۸ | " " لائل پور | حافظ محمد اکرم صاحب حنیف |
| ۹ | " نارنگ۔ شیخوپورہ | صوفی حبیب اللہ صاحب |
| ۱۰ | دار الذکر۔ لاہور | حافظ محمد شریف صاحب بھیروی |
| ۱۱ | کرشن نگر۔ سنت نگر۔ لاہور | حافظ اللہ یار صاحب |
| ۱۲ | اسلامیہ پارک۔ لاہور | حافظ محمد یوسف صاحب آف چک ۱۵۲ شمالی |
| ۱۳ | جماعت احمدیہ دہلی دروازہ؟ گنج۔ لاہور | حافظ کرم الٰہی صاحب |
| ۱۴ | جماعت اسلام آباد | حافظ محمد یوسف صاحب آف احمد نگر |
| ۱۵ | جماعت احمدیہ راولپنڈی | حافظ رفیق احمد صاحب گجراتی |
| ۱۶ | " " پشاور | صاحبزادہ محمد طیب صاحب |
| ۱۷ | ساہیوال | حافظ محمد شریف صاحب آف گھٹیالیاں (دارالرحمت)؟ |
| ۱۸ | " کھاریاں گجرات | حافظ عبد الرشید صاحب آف منگلہ |
| ۱۹ | گلگشت کالونی۔ ملتان | حافظ عبد الکریم صاحب معلم |
| ۲۰ | ملتان چھاؤنی | حافظ عبد المالک صاحب |
| ۲۱ | ماڈل ٹاؤن۔ لاہور | حافظ عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ |
| ۲۲ | چک ۶۵ ر رحیم یار خان | حافظ غلام محمد صاحب |
| ۲۳ | جماعت احمدیہ دوالمیال | حافظ غلام محمد صاحب آف دریام |
| ۲۴ | " " میانی سرگودھا | حافظ بشیر احمد صاحب |
| ۲۵ | خوشاب۔ ضلع سرگودھا | حافظ عبد الحکیم صاحب |
| ۲۶ | جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں | حافظ محمد عمر صاحب |
| ۲۷ | جماعت احمدیہ چک ۱۵ ڈی۔بی | حافظ اللہ بخش صاحب |
| ۲۸ | جماعت احمدیہ ٹوپی مردان | قریشی محمد حنیف صاحب قمر |
| ۲۹ | جماعت احمدیہ جہلم | حافظ غلام حسین صاحب آف دار العلوم |
| ۳۰ | جماعت احمدیہ محمود آباد | ملک منور احمد صاحب |
| ۳۲ | مسجد حلقہ سول لائنز لاہور | حافظ عطاء الحق صاحب |
| ۳۳ | جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور | حافظ مبارک احمد صاحب |
| ۳۴ | جماعت احمدیہ گھٹیالیاں؟ پور | (۱) حافظ غلام سرور صاحب (۲) حافظ عبد الحکیم صاحب تراویح میں نصف نصف قرآن سنائیں گے۔ |
| ۳۵ | جماعت احمدیہ ڈنیا پور | سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی |
| ۳۶ | جماعت احمدیہ شیخوپورہ | حافظ محمد ابراہیم صاحب |
| ۳۷ | جماعت احمدیہ اوکاڑہ | حافظ عبد الخالق صاحب سہرانی |
| ۳۸ | جماعت احمدیہ گوجرخان | حافظ محمد اشرف صاحب آف ربوہ |

(ناظر اصلاح وارشاد)

---

**درخواست دعا:۔** مکرم قریشی فقیر اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آئمہ قاضیاں عرصہ تین سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

عبد الغفور الکنا ممبر بیت المال حلقہ لیبر روڈ نارووال ضلع سیالکوٹ

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

## فلسطینی چھاپہ ماروں کا لبنان کے ایک ضلع پر قبضہ

بیروت ۔ ۲۹ر اکتوبر ۔ فلسطینی چھاپہ ماروں نے کل رات لبنان کے شمالی حصہ میں طرابلس سے ۲۲ میل دور ایک ضلع پر قبضہ کر لیا ہے اور جنوبی علاقے میں امریکی تیل کمپنی کے ذخیرہ کو تباہ کر دیا گیا ہے

اس کے علاوہ بیروت کے بہت سے حصوں میں چھاپہ ماروں کے حامیوں اور لبنان کی مسلح فوجوں میں خونریز تصادم ہوئے۔ چھاپہ ماروں کے حامیوں نے ایک پولیس سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ لبنانی فوج اور مظاہرین ۲۰ منٹ تک ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے اس میں متعدد فوجی اور مظاہرین شدید زخمی ہوئے۔ ادھر فلسطینی تحریک آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں کئے جاتے عرب چھاپہ مار اپنے موقف پر ڈٹے رہیں۔

فلسطینی تحریک آزادی کی طرف سے کل جو اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فلسطینی چھاپہ ماروں نے کل رات طرابلس سے بائیس میل دور ایک ضلع پر حملہ کر کے لبنانی فوجوں کو مار بھگایا۔ اور پورے ضلع پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ لبنان کے جنوبی علاقے میں چھاپہ ماروں نے امریکہ کی ایک تیل کمپنی کے ذخیرہ پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔ اس ذخیرے میں تیل کے ۷۰ ہزار ڈرم تھے۔ جو سب کے سب تباہ ہو گئے اس کے علاوہ تیل کی پائپ لائن بھی اڑا دی۔ تیل بہنے کی وجہ سے اس میں آگ لگ گئی۔ کمپنی کے ہزاروں کارکن اور لبنان کے فوجی آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ آخر اطلاع آنے تک آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ دوسری طرف بیروت سے تھوڑی دور چھاپہ ماروں کے حامیوں نے ایک پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے بندوقوں سے مظاہرین پر فائرنگ شروع کر دی۔ مظاہرین نے بھی جوابی فائرنگ کی۔ دونوں فریقوں کے درمیان بیس منٹ تک فائرنگ جاری رہی۔ اس میں متعدد سپاہی اور مظاہرین شدید زخمی ہو گئے۔

## اسرائیلی طیاروں نے نیپام بم برسائے

عمان ۲۹ر اکتوبر۔ اسرائیلی طیاروں نے گزشتہ روز وادی اردن کے شمالی سیکٹر میں اردنی فوج اور الفتح کے حریت پسندوں کے ٹھکانوں پر نیپام بم برسائے۔ لیکن اردن کی طیارہ شکن توپوں نے فوراً جوابی کارروائی کر کے اسرائیلی طیاروں کو مار بھگایا اردنی ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیلی طیاروں کے حملہ سے اردن کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دریں اثنا اسرائیلی طیاروں نے کل نہر سویز کے پار مصری فوجوں پر بھی حملہ کی کوشش کی مگر مصری فوجوں نے زبردست فائرنگ کر کے انہیں ناکام واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا۔

## حکومت جلد از جلد اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کرنا چاہتی ہے۔

بہاولپور ۔ ۲۹ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر ایئر مارشل نور خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک میں جلد از جلد انتخابات کرائے جائیں اور حکومت عوام کے منتخب نمائندوں کے سپرد کر دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کی حیثیت عارضی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں جلد انتخابات کرائیں اور اس سلسلہ میں حکومت نے اہم اقدامات کئے ہیں۔

ایئر مارشل نور خان کل رحیم یار خان میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے ایئر مارشل نور خان نے کہا کہ ہماری حکومت اپنا یہ فرض سمجھتی ہے کہ ملک میں انتخابات آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ماحول میں کرائے جائیں۔ حکومت ملک میں خوشگوار ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے

صوبائی گورنر نے کہا کہ موجودہ حکومت عوام کے مسائل اور مشکلات کو دور کرنے کو اپنا سب سے فرض سمجھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اختیارات کو نچلی سطح پر تقسیم کر دیا گیا۔

## راولپنڈی میں طوفان باد و باراں

راولپنڈی ۲۹ر اکتوبر۔ راولپنڈی میں کل رات زبردست طوفان باد و باراں آیا اور بڑے بڑے اولے پڑے۔ آدھی رات تک تقریباً دو انچ تک بارش ہوئی طوفان کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

بارش اور ژالہ باری سے کم از کم درجہ حرارت گھٹ کر ۴۵ درجے فارن ہیٹ رہ گیا ہے۔

## مشرقی پنجاب میں لاکھوں سکھوں کے مظاہرے

نئی دہلی ۲۹ر اکتوبر۔ سکھ رہنما درشن سنگھ پھیرومان کے انتقال نے مشرقی پنجاب کے سکھوں میں شدید اشتعال پیدا کر دیا ہے چنانچہ کل پورے ملک میں حکومت بھارت کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے امرتسر میں آج دو لاکھ سکھوں نے ایک زبردست جلوس نکالا۔ ادھر جالندھر میں ایک لاکھ سکھوں نے جلوس نکالا۔ سکھ مظاہرین نے سردار درشن سنگھ پھیرومان کی بڑی بڑی تصویریں اٹھا رکھی تھیں۔ اور بھارتی حکومت کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ امرتسر کے بڑے چوک میں مظاہرین نے اندرا گاندھی کے پتلے جلائے۔

کل پورے پنجاب میں تمام کاروباری ادارے، دکانیں، اور سرکاری وغیر سرکاری دفاتر بند رہے۔ مظاہرین نے سرکاری عمارتوں کو آگ لگانے کی کوشش کی پولیس اور مظاہرین کے تصادم ہوئے جن میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔ پنجاب کی حکومت نے فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

سکھ رہنما درشن سنگھ پھیرومان کا پرسوں مرن برت کے دوران انتقال ہو گیا۔ وہ گزشتہ ۷۴ دنوں سے مرن برت پر تھے۔ سردار پھیرومان چندی گڑھ کو پنجاب میں شامل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

## اسرائیلی انتخابات

تل ابیب ۲۹ر اکتوبر۔ اسرائیل کے عام انتخابات کے موقع پر فلسطینی چھاپہ ماروں کے متوقع شدید حملوں کے پیش نظر ملک بھر میں زبردست حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ اسرائیل کے تقریباً ۱۷ ہزار رائے دہندگان کو پارلیمنٹ کے ۱۲۰ ارکان کا انتخاب کرنا ہے۔ اسرائیلی حکام کو خطرہ ہے کہ فلسطینی عرب چھاپہ مار مختلف علاقوں میں انتخابات کو ناکام بنانے کے حملے کریں گے۔ اس صورت حال کی روک تھام کے لئے نہ صرف پولنگ سٹیشنوں کے گرد پولیس اور فوج کا کڑا پہرہ لگا دیا گیا ہے بلکہ ایسے بیلٹ بکس اس مرتبہ رکھے گئے ہیں۔ جن پر بندوق کی گولی اور آگ بھی اثر نہیں کر سکتی۔

اسرائیل کے قیام اکیس سال کے دوران یہ ساتویں مرتبہ نئی پارلیمنٹ کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں اسرائیل کی متحدہ عرب جمہوریہ، اردن اور شام کے ساتھ ملنے والی جون ۱۹۶۷ء کی جنگ سے قبل کی سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ تاکہ مقبوضہ کشمیر عرب علاقوں کا کوئی باشندہ اسرائیل کے علاقہ میں داخل نہ ہو سکے۔

## سرگودھا کے انٹرمیڈیٹ ضمنی امتحانات

راولپنڈی ۲۹ر اکتوبر۔ سرگودھا بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے ضمنی امتحانات ۱۶ر دسمبر سے شروع ہوں گے۔ بورڈ کے سیکرٹری کے مطابق امتحانات کے لئے داخلہ کے فارم لیٹ فیس کے بغیر ۲۲ر نومبر تک وصول کئے جائیں گے اس کے بعد ۲۷ر نومبر تک ہر داخلہ فارم کے ساتھ ۵ روپے بطور لیٹ فیس ادا کرنے ہوں گے

قند شفا
جوشاندہ کی ترقی یافتہ شکل
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
بہترین دوا
گرم پانی میں حل کر کے پئیں
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

شیخوپورہ کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم حکیم محمد غوث اللہ صاحب ایجنٹ الفضل
شاہ جلیل دواخانہ مین بازار
شیخوپورہ سے طلب کریں (مینیجر)

ٹانکس TONICS مقویات

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ بے بی ٹانک | بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، بدہضمی وغیرہ کے لئے | ۲/- |
| ۲۔ برین ٹانک | دماغی تھکان اور کمزوری حافظہ کے لئے | ۳/- |
| ۳۔ جنرل ٹانک | دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے | ۴/- |
| ۴۔ سپیشل ٹانک | ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے | ۵/- |
| ۵۔ سپیشل کورس | خاص کمزوری کا خاص علاج | ۱۰/- |
| ۶۔ ری جوینیٹنگ کورس | سپیشل کورس سے بھی طاقتور نسخہ | ۳۰/- |

کیمبرج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ ٹال لاہور ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

# وہ قوم ہمیشہ زندہ رہتی ہے جس میں پچھلوں کے قائم مقام پیدا ہوتے چلے جائیں

## قومی زندگی کیلئے ہر قدم پر پہلے سے زیادہ قربانی کرنیوالے لوگوں کا موجود ہونا ضروری ہے

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تیسرے معنے محاورہ میں اس کے (یعنی شہید کو زندہ قرار دینے کے) یہ ہوتے ہیں کہ وہ رنج و غم سے آزاد ہیں۔ یعنی جس کا آخری حال یہ ہوا کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قتل کیا گیا۔ اُسے اگلے جہان میں کیا دُکھ پہنچتا ہے۔ پس چونکہ وہ خوش و خرم ہیں اور اس زندگی سے اعلےٰ زندگی پا چکے ہیں اس لئے ان کو مردہ نہ کہو۔ کیونکہ موت غم کی حالت پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندگی تو کافر و مومن سب کو ملے گی۔ پس ان کو مردہ نہ کہنے سے یہ منشا ہے کہ مردہ کہنے میں دُکھ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ سکھ میں ہیں اور ان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے انعامات مل رہے ہیں پھر انہیں مردہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں کہ شہید کو ایک اعلےٰ حیات مرنے کے بعد ہی مل جاتی ہے جب کہ دوسرے لوگوں کو عرصہ تک ایک درمیانی حالت میں رہنا پڑتا ہے بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین دن کے اندر اندر زندہ ہو جاتا ہے اور اس کمال کو حاصل کر لیتا ہے جسے دوسرا شخص ایک لمبے عرصے میں حاصل کرتا ہے پس فرماتا ہے ان لوگوں نے مر کر فوراً وہ زندگی حاصل کر لی ہے جس میں روح کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام زندگی میں تو سب لوگ شریک ہوتے ہیں حتیٰ کہ ابو جہل کو بھی وہ زندگی حاصل ہو گئی۔ اگر وہ زندگی اُسے حاصل نہیں تو وہ جہنم میں کیسے جائے گا۔ پس زندگی تو مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوگی لیکن شہید چونکہ خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی زندگی دے دیتا ہے اس لئے اُسے مرنے کے بعد ہی ایک اعلےٰ حیات مل جاتی ہے۔

پھر اس آیت میں شہید کو زندہ قرار دینے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے میں مومن کو صرف یہی خدشہ ہوتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو اعمال صالحہ سے محروم رہ جاؤں گا۔ مثلاً ایک شخص کی عمر چالیس سال ہے اگر وہ سو سال تک اور زندہ رہتا تو اس عرصہ میں وہ اور بہت سی نیکیاں کر سکتا تھا۔ پس موت کے راستہ میں صرف یہی ایک خیال اس کے لئے روک بن سکتا ہے ورنہ اگر وہ صحیح طور پر آخرت کو مقدم کرتا ہے تو کوئی دنیوی خیال اس کے راستہ میں روک بن ہی نہیں سکتا۔ یہی ایک خیال ہے جو اسے جان دینے سے روک سکتا ہے کہ اتنی مدت کی نمازوں، روزوں، جہاد، اور تبلیغ سے محروم رہ جاؤں گا۔ اس شبہ کی معقولیت کو اللہ تعالےٰ نے بھی تسلیم کیا ہے اور پھر اس کا جواب بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ
اَحْیَآءٌ

تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ مت کہو وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ یعنی شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ وہ زندہ ہے اور اس کے اعمال ہمیشہ بڑھتے ہوتے ہیں اس نے خدا کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔ اور خدا نے نہ چاہا کہ اس کے اعمال ختم ہو جائیں۔ کوئی دن نہیں گزرتا کہ تم نماز پڑھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید ان سے محروم رہے۔ کوئی رمضان نہیں گزرتا کہ تم اس کے روزے رکھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اس سے محروم رہے۔ کوئی حج نہیں کہ تم تکلیف اٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو۔ اور شہید اس ثواب سے محروم رہے غرض وہ لوگ وہی ترقیات حاصل کر رہے ہیں جو تم کر رہے ہو۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جس طرح تم بڑھتے جا رہے ہو۔ پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فلسفہ موت و حیات پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ شہادت کا مقام حاصل کرنے والوں کو دائمی حیات حاصل ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۶۹، ۲۷۰)

## جماعت احمدیہ کے قیام کے نیک مقاصد اور ان کا حصول

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر آن کامیابی اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ خود جماعت احمدیہ کے نیک مقاصد میں اس کا حامی و ناصر اور مددگار ہے۔ یہ امر اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر ایمان کامل پیدا کرنے میں ممد و معاون ہے۔ اسی لئے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کے بغیر جماعت کی بہتری کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے فضلوں کو کھینچنے کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دُعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً و حقاً خدا تعالےٰ کے ہاتھ نے اس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے"

(ایام الصلح)

پس جماعت احمدیہ کے قیام کے نیک مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں رہنے کے ساتھ ساتھ مخلصین جماعت اس کے حضور ہمیشہ دست بدعا رہتے اور اسی سے مدد چاہتے ہیں سیکرٹریان مال و مخلصین بھی ہمیشہ اسی اصول کو مد نظر رکھیں۔ تا اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کے مفید نتائج پیدا کرے آمین

محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

## اعلان داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر کلاس کا داخلہ ۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش (۲ نومبر ۱۹۶۹ء) سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۱ اخاء (۳۱ اکتوبر) تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو روزانہ ۹ تا ۱۲ بجے

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

## درخواست دُعا

چوہدری شوق محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ چک نمبر ۲۹ کی آنکھوں کا اپریشن سول ہسپتال سانگلہ ہل میں ہوا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو مکمل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(محمد اسلم ڈیرہ)

۲ — میری والدہ صاحبہ محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں نیز محترم والد صاحب کی صحت بھی بہت کمزور ہے جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے والدین کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

(ایس حبیبہ بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب دار البرکات۔ ربوہ)

## ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کراچی سے امراض قلب کے ماہر ڈاکٹروں کی ایک جماعت مورخہ ۳۱ اکتوبر بروز جمعہ ربوہ پہنچ رہی ہے جو احباب اپنا معائنہ کروانا چاہیں وہ ہفتہ کے روز صبح ۸ بجے سے بارہ بجے تک اور بعد دوپہر دو سے پانچ بجے تک فضل عمر ہسپتال میں آکر اپنا معائنہ کروا سکتے ہیں معائنہ کارڈ اپنے ہمراہ لائیں جماعت اتوار کو واپس چلی جائے گی۔

منیجر سوسائٹی بورڈ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴